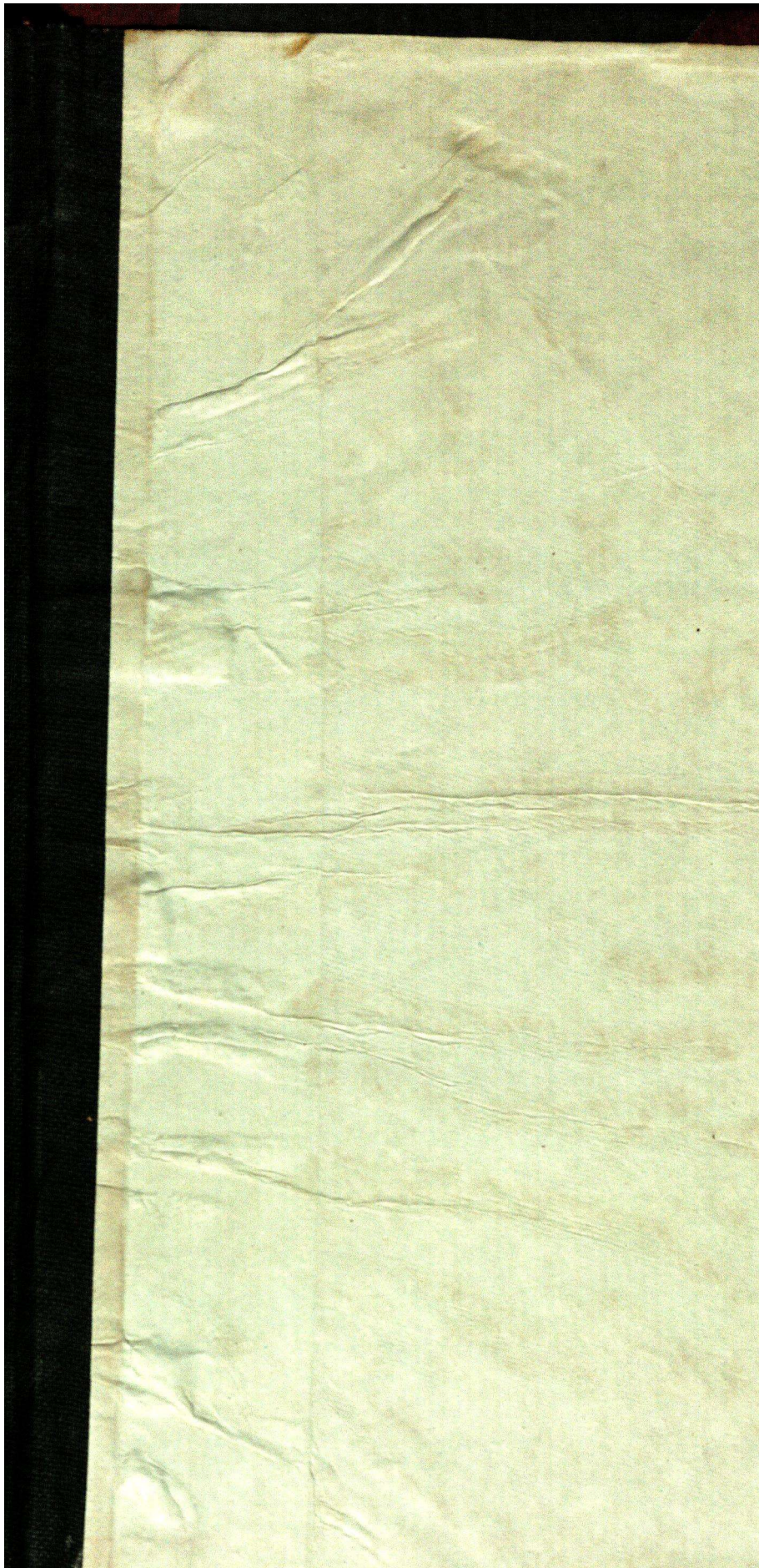
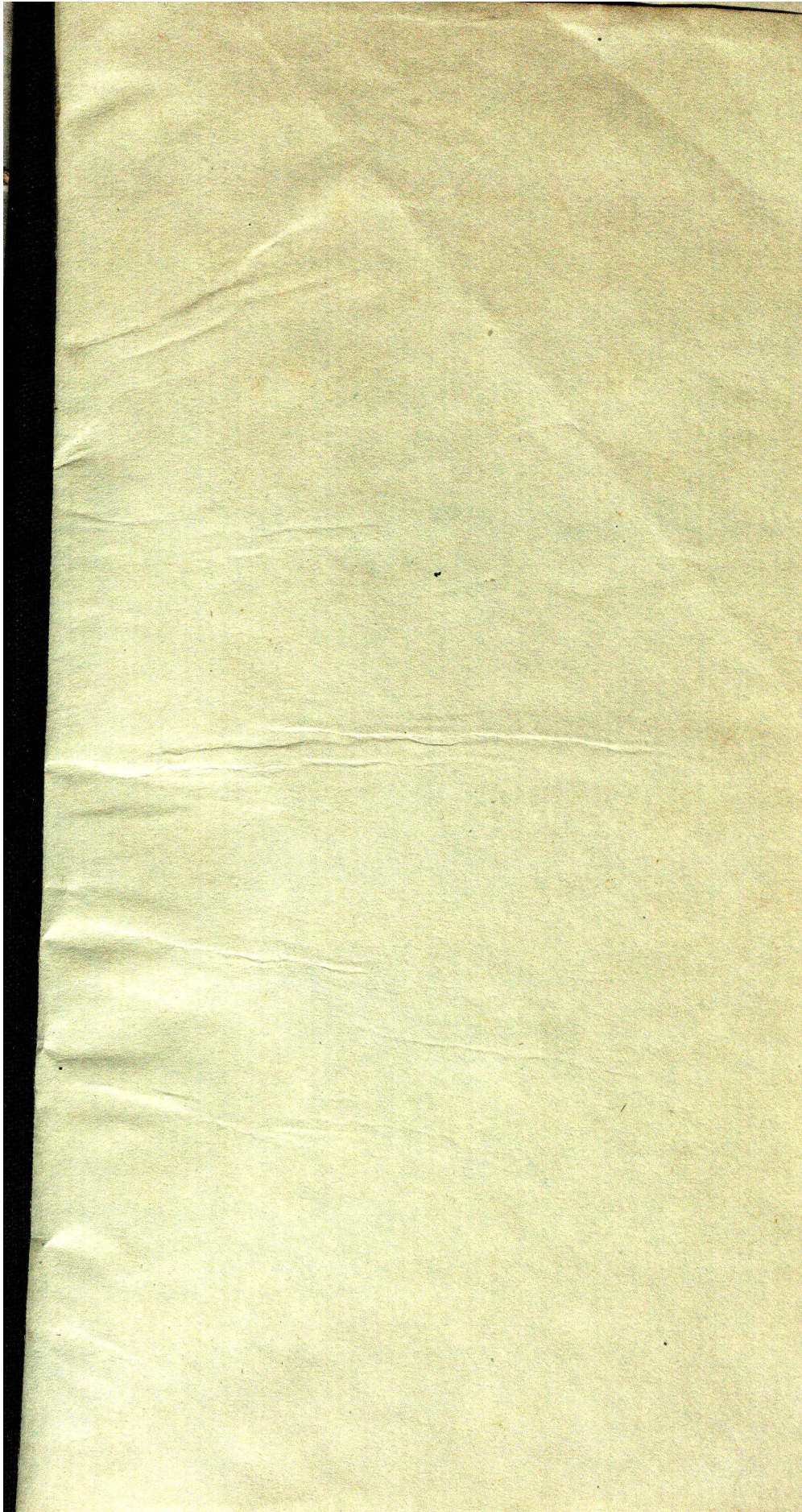




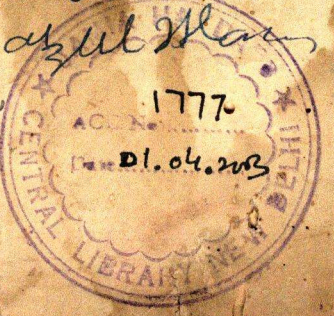




روح پروردگار و سادات ائمه
 سے ہر میل و گام میں دعا فرمائی جائے۔
 جس میں یہ سترق اور اس کی خدمت کے تمام جان و مال
 خدمت میں اپنی بہتر خدمت کو دے۔ جلد دے میں جا کر ایک مرتبہ ہو کر
 بیان کیا ہو کہ نعمت ہی تعلق سمجھو کہ۔ کلام الہیہ پر یہ مدحت و توصیف کرنا
 تم آقا کے جہان ہو آقا کے ریزدانی۔ تمہارے سامنے سب انبیاء و ائمہ
 مدینہ کی زمیں پاک سجود ملے کہ۔ یہیں در عرض عظمت تو میں کہوں خدا کا
 منہ کی آیت ہے جہاں میں زعم باطل کا۔ صہ او صہ کی آنے لگی ہرست کے بستہ کرے
 ہرست کے جہاں صفیں رنگت کا جا رہا۔ لگا کی طرف۔ یہ ماری شریک پر اللہ کرے
 اسی سوز یا نیر نام ناک مصطفیٰ جا رہا۔ سنوں آواز تہ صلی علیہ و آلہ و سلم
 بدو رہے عالم کی مدینہ کی طرف صفت۔ یہی آواز آتی ہے نہاد قلب مصطفیٰ
 یہ ستر کے ارباب سے خواہ میں ہو یا انور کی
 فیما بینہ اسود میں جلوہ رکھو کہ

الحمد للہ
 الحمد للہ
 الحمد للہ
 الحمد للہ

ہر ماہ اذکار تاریخ و تحقیق و طب
 فیض السلام بقلم
 حاجی انوار اللہ



۱۹۲۰ء
 فروری

راہ کی پہلے خلعت پہنے کر تشریف لے گئے۔ سرسبز میدان ہوتا تو مقدس سرزمین ہوتی
 یہ جس سے کہ وقت نزع جاؤ خلعت پہنے لے گئے۔ اس جو کہت ہے سرسبز ہوتا اس کی درپہر ہوتی
 کسی صورت میں قلیہ فطر کی نہیں ہوتی۔ نفل آہن کا ہوتا سنگ خار کی زمین ہوتی
 جنوں کی جلیا کرتی فرقیہ آگیا پر۔ سرور آ کر رہے اقلیم دل آہ آئیں ہوتی
 رہے ناگاہ آئند تندرہ دون جیسے گا۔ نیارہ نہ آکر سر ہوتا نئی روز آتے ہیں ہوتی
 بہرہ زہر غفلت بند کی الوان تھیں۔ وہی رنگ روز ہوتا وہی نان مجھ میں ہوتی
 شب فرقت تعاضا کے جنوں جاہم درپہ۔ بہر ساعت نبا دامن نئی روز آئیں ہوتی
 تیر پکر جان دیتا خالق خلعت ان بھاپ پر۔ زمین کے سر جبار در آسما کے آفرین ہوتی
 رہے اس پیر کی پر ہو کر تندرہ جانی۔ نہ سودا کفن ہوتا نہ پیر دا زمین ہوتی
 نغمہ جم کر نہ اٹھتی خلیفہ آ کر دامن۔ شمار روضہ آفتہ میں نگاہ دلایں ہوتی
 منور قلب ہوتا کو روٹن کے تھوڑے۔ زبان ذکر حبیب پاک کے تیر زنگین ہوتی

فرار قلم ہمارا کج جو نور چمکا تھا
 حیا روٹن اس کے لہجہ زبان و لہجہ ہوتی